رنگِ خیال

پچھلے شمارے کے اعلان کے مطابق حسبِ وعدہ ملتِ اسلامیہ کی عظیم اور معتبر دینی و فکری شخصیات کے بعض تفردات، اجتہادات، امتیازات، اوّلیات اور مختارات پیشِ خدمت ہیں۔ یہ بیس منتخب شخصیات کے تفردات ہیں۔ قریب قریب دس شخصیات کے تفردات ابھی باقی ہیں، جو بعض مطلوبہ تحقیقی وجوہ کے سبب بروقت شامل ہونے سے رہ گئے ہیں۔ جو شاید التفسیر کی آئندہ کی اشاعتوں میں الگ الگ شائع ہوسکیں یا پھر مزید مضامین کی وصولی کے بعد تفردات کے حصہ دوم کی صورت میں یکجا کرکے شائع کردیے جائیں، بر دست کچھ نہیں کہا جاسکتا۔

سوال یہ ہے کہ تفردات نمبر شائع کرنے کا خیال راقم کو کیوں آیا؟ دراصل راقم کا احساس یہ ہے کہ معاشرے میں پچھلے روایتی جمود نے ملتِ اسلامیہ سے فکری و اجتہادی تحرک کو سلب کرلیا ہے۔ مادہ پرستی کی چکا چوند اور اس میں بڑھ جانے کی آرزو نے مسلمانوں کو دینی و اخلاقی اقدار سے ایک گونہ بے تعلق بھی کردیا ہے۔ مذہبی لبادے میں غیر مذہبیت اب اتنی عام ہوگئی ہے جتنی ڈگری یافتہ لوگوں میں بے علمی اور لاادری۔

اہلِ دانش عام ہیں، کمیاب ہیں اہلِ نظر
کیا تعجب ہے کہ خالی رہ گیا تیرا ایاغ
شیخ مکتب کے طریقے میں کشادِ دل کہاں؟
کس طرح کبریت سے روشن ہوں بجلی کے چراغ

مسلمانوں کی اجتماعی و فکری اساس دراصل ''الہامی ہدایت'' پر اُستوار ہوتی ہے، جسے خدا نے اپنا فضل قرار دیا ہے۔ (یونس، ۵۸) مگر افسوس کہ اس ''الہامی ہدایت'' سے اعراض کے سبب اب مسلمانوں کی اساس، مستقبل سے بے نیازی اور بے فکری بلکہ قرآنی بے آگہی اور جہالت پر قائم ہوگئی ہے۔ اِلّا یہ کہ خال خال۔ اور یہ افسوسناک صورتحال مقامِ تاسف سے بہت آگے نکل چکی ہے۔ اہلِ خرد اور اولوالالباب آگہی کے اس آزار میں بُری طرح مبتلا ہیں۔ اور مصروفِ تگ و تاز ہیں کہ خوابیدہ مسلمانوں کو پھر سے بیدار کرنے میں کسی طرح کامیاب ہوجائیں۔ انہیں یقین ہے کہ خوابیدگی کا یہ طلسم حرفِ قرآنی افکار سے ٹوٹ سکتا ہے۔ اور ایک نہ ایک دن ایسا ہوکر بھی رہے گا۔

آسماں ہوگا سحر کے نور سے آئینہ پوش
اور ظلمت رات کی سیماب پا ہو جائے گی

بات نکلی تھی روایتی جمود سے، جس کا ازالہ میرے نزدیک قرآنی تفہیم کی روشنی میں تفردات کے سوا کچھ بھی نہیں۔ اس لیے میں نے تفردات نمبر پیش کرنے کی جرأت کی ہے۔ اسے پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ اجتہادی تحریک ہمیشہ سے مسلمانوں کی فکری میراث رہا ہے۔ ہر دور میں ایسی عظیم المرتبت اور پاکباز ہستیاں، امت کا چراغ بن کر جگمگائی ہیں۔ جن کی تابشوں اور ضیاباریوں میں لوگوں نے اپنے افکار کو سنوارا ہے۔ اور یوں سلسلہ علم و دانش تفردات کے ساتھ آگے بڑھا ہے تفرد یا اجتہاد بلا دلیل نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی محدود مطالعہ کے زور پر پیدا ہوتا ہے۔ اسے اختیار کرنے یا پیش کرنے کیلئے ذخیرۂ قرآن وحدیث کے ساتھ ساتھ ذخیرۂ فقہ و تاریخ اور دیگر علوم سے تمسک واستفادہ بھی لازمی ہے۔ اور جرأت اظہار اس پر مستزاد ہے۔ کیونکہ عام ڈگر پر چلنا بہت آسان اور اپنی ڈگر بنا کر چلانا یا لوگوں کو نئی ڈگر دکھانا بہت مشکل کام ہے۔ تفردات کے حامل ہمارے متقدمین دراصل وہ عظیم اور بزرگ ہستیاں ہیں جن پر امت مسلمہ بجا طور پر فخر کر سکتی ہے بلکہ کرتی ہے۔ متاخرین بھی چونکہ اسی فکری وراثت کے امین اور پاسدار ہیں اس لیے وہ بھی قابل فخر ہیں اور عصر حاضر کے ارباب فکر و نظر بھی چونکہ کسی نہ کسی حد تک اسی رنگ میں رنگے ہوئے ہیں۔ کوئی پر رنگ تھوڑا ہے اور کسی پر زیادہ۔ بہر حال راقم السطور کے نزدیک یہ سب بھی لائق احترام ہیں۔

سلسلہ ایک ہے ہم عشق کے دیوانوں کا
تیری زلفوں سے چلے دار و رسن تک پہنچے

تفردات واجتہادات اسی انداز میں آگے بڑھے ہیں۔ میں نے تفردات نمبر میں مسلمانوں کو ان کی اسی علمی میراث کی کچھ جھلکیاں دکھائی ہیں۔ یہ سعی دراصل انہیں فکری جمود سے باہر نکالنے کی ایک تدبیر ہے۔ میں اس کوشش میں کسی حد تک کامیاب ہوا ہوں۔ اس کا جواب مستقبل پر منحصر ہے۔

نیک خواہشات کے ساتھ آپ کی آراء کا منتظر

(مدیر اعلیٰ)